Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

خطبہ نمبر 18

CPL 61

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

سوموار 15 جون 1998ء 19 صفر المظفر 1419 ہجری 15 احسان 1377 ہش | جلد 48-83 نمبر 126

وطن کی محبت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

حُبُّ الْوَطَنِ مِنَ الْاِیْمَانِ

وطن کی محبت ایمان کا حصہ ہے۔

(الموضوعات الکبیر ص 35۔ ملا علی قاری۔ مطبع مجتبائی دہلی 1315ھ)

قیام و استحکام پاکستان میں احمدیوں کی خدمات کا تذکرہ

جماعت احمدیہ پاکستان اور عالم اسلام کے مفادات کی حفاظت کے لئے ہمیشہ صف اول میں رہی ہے اور رہے گی

وزیراعظم اقتصادی پابندیوں کے بارے میں صحیح تشخیص کرنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں

بیت الفضل لندن میں 12۔جون 1998ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ کے خطبہ جمعہ کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن۔12 جون 1998ء: امام جماعت احمدیہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں بیت الفضل لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے پاکستان میں ایٹمی توانائی کی تاریخ بیان کی اور فرمایا کہ پاکستان کے قیام اور تعمیر کے ہر مرحلہ پر احمدیوں نے غیر معمولی خدمات سر انجام دی ہیں۔ جن میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب اور ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کے نام نمایاں ہیں۔

حضرت صاحب کا یہ خطبہ حسب معمول احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہوا۔ اور کئی زبانوں میں رواں تراجم نشر کئے گئے۔

حضرت صاحب نے فرمایا کہ آج پاکستان کو ایٹمی دھماکہ کرنے کی توفیق ملی ہے۔ مگر بعض حلقوں کی طرف سے یہ الزام لگایا جا رہا ہے کہ احمدیوں کو اس دھماکے سے صدمہ ہوا ہے۔ یہ بالکل جھوٹ اور خلاف واقعہ بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے میں احمدی سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام کا بہت گہرا مگر مخفی کردار ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا پاکستان کے ایٹمی توانائی حاصل کرنے کے دور کا آغاز سابق صدر ایوب خان کے دور میں ہوا اور انہوں نے اس مقصد کے لئے ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کا انتخاب کیا جنہوں نے کئی اور قابل احمدی سائنس دانوں کے ساتھ مل کر اس کی بنیادیں استوار کیں۔ انہوں نے سب سے پہلے یورینیم کو افزودہ کرنے کے انتظامات کئے۔ اس دور کے کئی احمدی سائنس دانوں کے نام آپ نے بیان فرمائے جن میں مکرم شیخ لطیف احمد صاحب، مکرم مرزا منور احمد صاحب، مکرم محمود احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر محمد افضل صاحب وغیرہ شامل ہیں۔ اس بات کے گواہ ایٹمی توانائی کمیشن کے سابق سربراہ محترم ڈاکٹر منیر احمد خان ہیں اور اُمید ہے کہ وہ برملا اس کی گواہی دیں گے۔

حضرت صاحب نے فرمایا پاکستان اور عالم اسلام کے مفادات کی حفاظت کے لئے جماعت احمدیہ ہمیشہ صفِ اول میں رہی ہے اور رہے گی۔ اس ضمن میں آپ نے بعض تاریخی واقعات کا حوالہ دیا۔

حضرت صاحب نے اسی تسلسل میں قیام پاکستان میں جماعت احمدیہ کے کردار کا ذکر بھی فرمایا۔ کشمیر میں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کے ذریعے حضرت مصلح موعود کی خدمات کو واضح فرمایا۔ فلسطین میں یہودی ریاست کے قیام کے مواقع پر عربوں کو حضرت مصلح موعود کے تنبیہی مشوروں کا ذکر فرمایا۔ پاکستان کے قیام میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب کی خدمات خصوصاً قیام پاکستان کے بعد کشمیر کے مسئلے کو دنیا میں اجاگر کرنے کے لئے اقوام متحدہ میں حضرت چوہدری صاحب کی خدمات کا ذکر فرمایا۔ اس کے علاوہ فلسطین کے مسئلے پر اقوام متحدہ میں حضرت چوہدری صاحب کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ اور اس زمانے کے اخبارات خصوصاً نوائے وقت اور السٹریٹڈ ویکلی کے حوالے بیان فرمائے۔ مگر آج ان باتوں کو بھلا کر ایک نئی تاریخ رقم کی جا رہی ہے۔

حضرت صاحب ایدہ اللہ نے جماعت کو نصیحت کی کہ وہ صبر سے کام لیں اور جہاں تک ممکن ہو سکے ان باتوں کو اخبارات میں شائع کرائیں۔ حضرت صاحب نے اس بارے میں جماعت کو مناسب حکمت عملی اختیار کرنے کی تلقین فرمائی۔ حضرت صاحب نے فرمایا جماعت کو میری نصیحت ہے کہ وہ کمزوری نہ دکھائیں نیکیوں پر استقامت اختیار کریں۔ بالآخر صبر کو فتح ہوتی ہے۔

حضرت صاحب نے وزیراعظم پاکستان کو مبارکباد دی کہ انہوں نے بالکل صحیح تشخیص کی ہے کہ اقتصادی پابندیوں سے ملک کو کوئی بڑا نقصان نہیں ہو گا۔ اس سلسلہ میں حضرت صاحب نے حکومت کو قیمتی مشوروں سے نوازا اور دعا کی تحریک فرمائی۔

کشمیر کے بارے میں حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب کی خدمات کا اعتراف

حمید نظامی صاحب کے نوائے وقت نے لکھا:۔

”ہندوستان نے کشمیر کا قضیہ یو۔این۔او میں پیش کر دیا۔ چوہدری صاحب پھر نیویارک پہنچے۔ 4۔ فروری 1948ء کو آپ نے یو۔این۔او میں دنیا بھر کے چوٹی کے دماغوں کے سامنے اپنے ملک و ملت کی وکالت کرتے ہوئے مسلسل ساڑھے پانچ گھنٹے تقریر کی۔ ظفراللہ کی تقریر ٹھوس دلائل اور حقائق سے لبریز تھی...... کشمیر کمیشن کا تقرر ظفراللہ کا ایک ایسا کارنامہ ہے جسے مسلمان کبھی نہ بھول سکیں گے“

(نوائے وقت 24۔اگست 1948ء)

انگریزی رسالہ ”السٹریٹڈ ویکلی آف پاکستان“ نے 13۔مارچ 1950ء کی اشاعت میں لکھا:۔

”ہمارے وزیر خارجہ نے وہ ناموری حاصل کی ہے جو بلاشبہ کسی دوسرے کو نصیب نہیں ہے...... اڑھائی سال کے عرصہ میں بیرونی دنیا میں انہوں نے پاکستان کی ساکھ کو قائم کرنے اور اس کی عزت و وقار کو چار چاند لگانے کا جو کارنامہ سرانجام دیا ہے اس کی مثال نہیں مل سکتی۔ سلامتی کونسل میں جس طریق پر انہوں نے کشمیر کا معاملہ پیش کیا ہے اس سے اس فریب کا جو پاکستان کو دیا جا رہا تھا پردہ چاک ہو گیا ہے۔ لیک سکسیس میں کمال بے جگری سے انہوں نے کشمیر کی جنگ لڑی ہے اور دنیا کے سامنے یہ ثابت کر کے کہ بین الاقوامی قوانین کی روشنی میں کسی بھی زاویہ نگاہ سے کیوں نہ دیکھا جائے جارحانہ اقدام کا ارتکاب کرنے میں پہل دوسرے فریق نے کی ہے وہ اس جنگ میں فتح یاب رہے ہیں۔ قائد اعظم مرحوم کی طرح وہ جھکنا نہیں جانتے وہ اس فتح کے قائل ہی نہیں جو گر کر نصیب ہو“۔

لگتا تھا دیکھنے میں جو انسان کم سُخن
جب بولنے پہ آیا۔ زمانے پہ چھا گیا
ظفراللہ خان۔ قائد اعظم کا دستِ راست
عالم پہ اپنی دھاک بٹھا کر چلا گیا

(ثاقب زیروی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بتاریخ 3-اپریل 1998ء بمطابق 3 شہادت 1377 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ الزمر کی آیات 9-10 کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

جن آیات کی میں نے تلاوت کی ہے ان کا ترجمہ ہے (-) انسان کو جب تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے رب کو پکارتا ہے (-) اس کی طرف پوری طرح متوجہ ہوتے ہوئے (-) پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتا ہے (-) وہ بھول جاتا ہے کہ اپنے رب کو کس مصیبت کو دور کرنے کے لئے اس نے پکارا تھا' (-) اس سے پہلے (-) اور اللہ کے شریک ٹھہرانے لگتا ہے (-) تاکہ اس کے رستے سے لوگوں کو ہٹا دے جس نے اس کا دکھ دور کیا تھا۔ یعنی یہاں بے حیائی کی ایک انتہائی قسم بیان ہوئی ہے۔ جب مصیبت پڑتی ہے تو اس مصیبت کے وقت وہ صرف خدا ہی کو پکارتا ہے اور خالصتہً اس کو کہتے ہوئے کہ میں تیرے حضور جھک گیا ہوں اب مجھے بچا لے۔ جب وہ مصیبت دور فرما دیتا ہے تو پھر اس کے خلاف اس کے علاوہ شریک بنا لیتا ہے اس نیت کے ساتھ تاکہ لوگوں کو اس کے رستے سے گمراہ کر دے۔ پس جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا یہ بے حیائی کی سب سے خطرناک قسم ہے۔ ضرورت پوری کی اور پھر اس کے خلاف ہو گئے اور باقیوں کو بھی خلاف کرنا شروع کر دیا یا خلاف کرنے کی کوشش شروع کر دی۔

فرمایا (-) آنحضرت ﷺ کو مخاطب فرمایا گیا' کہہ دے کہ کچھ دیر اپنی دنیا کے فوائد کے مزے اڑا لو' تھوڑے سے فوائد کے مزے اڑا لو' (-) اس بات سے کوئی بھی مفر نہیں کہ تم لازماً جہنم کا ایندھن بننے والے ہو بلکہ ہو کیونکہ جو تمہاری کیفیت ہے وہ ایک آگ کا پتہ دے رہی ہے جو تمہارے دل میں بھڑک رہی ہے۔ کوئی شخص بھی اللہ تعالیٰ سے ایسی بے حیائی کا سلوک نہیں کر سکتا جب تک اس کے دل میں کوئی خدا کے خلاف یا خدا والوں کے خلاف کینہ کی آگ نہ بھڑک رہی ہو۔ پس وہ آگ بتا رہی ہے کہ وہ ہے ہی جہنمی' اس کی ساری حرکتیں' ساری کوششیں اللہ سے بندوں کو دور کرنے کی یہ اس کے جہنم کی نشان دہی کر رہی ہیں۔

(فرمایا) کیا ایسا شخص اس کے برابر ہو سکتا ہے (-) جو فرمانبرداری کے ساتھ رات کی گھڑیوں میں (-) وہ وقت گزارتا ہے رات کی گھڑیاں سجدہ کرتے ہوئے اور قیام کی صورت میں (-) وہ آخرت سے ڈرتا ہے (-) اور اپنے رب کی رحمت سے امید لگائے بیٹھا ہے۔ (-) پوچھ ان سے کہ کیا یہ صاحب علم لوگ اور بے علم لوگ جو خدا کی ناشکری میں ایسے بے حیا ہو جاتے ہیں کہ بنی نوع انسان کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں' کیا یہ برابر ہو سکتے ہیں۔ (-) باتیں خوب کھول دی گئی ہیں' اب صرف اہل عقل چاہئیں جو اس سے فائدہ اٹھائیں ان کے سوا کوئی ان باتوں سے نصیحت حاصل نہیں کر سکتا۔

پھر ایک دوسری آیت میں "سورہ ص" میں اسی مضمون کو آگے بڑھایا گیا ہے یا دوسرے پہلو سے بیان فرمایا گیا ہے۔ (-) ہم نے ہرگز آسمان اور زمین کو اور جو ان دونوں کے درمیان میں ہے بے مقصد اور باطل پیدا نہیں کیا۔ (-) وہ لوگ جو خدا کے منکر ہیں یہ ان کو وہم ہے' گمان ہے ان کا کہ یہ باطل پیدا کیا گیا ہے۔ (-) پس ہلاکت ہو ان لوگوں کے لئے جنہوں نے کفر کیا آگ کے عذاب کی ہلاکت۔ اب صاف ظاہر ہے کہ اگر باطل نہیں پیدا کیا تو لازماً یہ آگ میں پڑنے والے ہیں اس کے سوا ان کا کوئی مقصد ہی نہیں کیونکہ یہ خدا پہ الزام لگاتے ہیں کہ باطل پیدا کیا ہے تو باطل کو تو اگر کوئی بنانے والا ہے تو آگ میں جھونکے گا' باطل سے تو کوئی مقصد نہیں حاصل کیا جا سکتا۔ تو اپنے دعوے ہی سے جہنمی ثابت ہو جاتے ہیں۔ خالق کا انکار' اس پر یہ الزام کہ سب کچھ باطل' بے ہودہ یونہی بنا دیا یا یہ خیال کہ خدا نے پیدا ہی نہیں کیا تب بھی باطل ہے۔ دونوں صورتوں میں یہ اپنے لئے آگ کو واجب کر لیتے ہیں۔

(فرمایا) (-) کیا ہم ان لوگوں کو جو ایمان لائے اور نیک عمل بجا لائے ان سے زمین میں فساد کرنے والوں جیسا سلوک کریں گے۔ یہ ہو کیسے سکتا ہے کہ اللہ اپنے بندوں سے جو زمین میں امن پھیلانا چاہتے ہوں' بنی نوع انسان کے دل باندھنا چاہتے ہوں' خدا اور بندے کے درمیان ایک مودّت کا رشتہ پیدا کرنا چاہتے ہوں' ان سے وہی سلوک کرے جو فسادیوں سے کیا جائے گا۔ (-) اتنی بڑی بات ہے جو ناممکن ہے' ہو ہی نہیں سکتی کہ اللہ تعالیٰ فجار' فاسق و فاجر' بدی پھیلانے والے' جھوٹ بولنے والے' ساری دنیا میں دہریت کا پرچار کرنے والے ان لوگوں سے وہی سلوک کرے جو اپنے متقی بندوں سے کر رہا ہو یا متقیوں سے وہ سلوک کرے جو ان فجار سے کر رہا ہو' اس لئے لازماً انہوں نے برباد ہونا ہے اس میں ایک ادنیٰ ذرہ بھی شک نہیں۔ **ساری کائنات گواہ ہے کہ ان کے رستے بربادیوں کے رستے ہیں یہ اس سے ٹل ہی نہیں سکتے۔ جتنا مرضی چاہیں جماعت کو دھوکہ دینے کی کوشش کریں لیکن اس آخری حقیقت سے وہ منہ نہیں موڑ سکتے کہ دنیا میں بھی جہنمی رہیں گے اور آخرت میں بھی ایک بڑی جہنم ان کا انتظار کر رہی ہے۔**

حضرت مسیح موعود (-) ان تمام امور کی طرف توجہ فرماتے ہوئے ایسی پاک نصیحت فرماتے ہیں۔ ایسے سادہ دل میں اتر جانے والے لفظوں میں نصیحت فرماتے ہیں کہ اس سے بہتر نصیحت کی ہی نہیں جا سکتی' سوچی بھی نہیں جا سکتی۔ آپ کا ہر لفظ زندہ ہے سچائی سے بھرا ہوا ہے لیکن (-) جو ارادہ کئے بیٹھے ہیں کہ ہم نے سچائی کا انکار کرنا ہی ہے اور اسے نامراد کر کے دکھانا ہے ان کے کانوں پر ان باتوں کا کوئی بھی اثر نہیں پڑے گا۔ ایسے لوگ ہو سکتا ہے اس وقت یہاں یا باہر بیٹھے سن رہے ہوں ان کو میں بتا رہا ہوں کہ جو مرضی کر لو' تم لازماً نامراد ہو گے۔ تم کسی قیمت پہ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔

"سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں کیا انسان اس کو بھی دھوکہ دے سکتا ہے" جو ہر وقت دلوں کو دیکھ رہا ہو۔ "کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں" ہو ہی نہیں سکتا' اللہ کے سامنے مکاریاں کرو ادھر ادھر دنیا کو دھوکہ دینے کی کوشش کرو اور سمجھو کہ خدا والوں کو

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھی دھوکہ دے دوگے۔ یہ محض تمہارے دل کا دھوکہ ہے جو تمہیں برباد کرنے والا ہے۔ دل کا مرض ہے جو بڑھتا جائے گا اور آگ سے اور آگ پیدا ہوتی چلی جائے گی۔ اللہ اپنے بندوں کو کبھی خالی نہیں چھوڑتا۔ فرمایا

"کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں۔ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں ہے۔"

اکثر خدا کے منکر اسی طرح خدا کے منکر بنتے ہیں کہ پہلے ان بدبختوں کے اندر فاسدانہ خیالات پیدا ہوتے ہیں اور وہ فاسدانہ خیال چونکہ ایک دوسرے رخ پر جاری ہوتے ہیں' اللہ کی طرف نہیں ہوتے۔ خدا کی طرف فسادیوں کی پیٹھ ہوتی ہے اس لئے لازماً انہوں نے اس طرف پہنچنا ہے جہاں کا رخ اختیار کئے ہوئے ہیں اور وہ دہریت ہے ان لوگوں نے لازماً دہریہ بننا ہوتا ہے۔ فرماتے ہیں "فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں ہے تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی" یہ ہم نے ہمیشہ سے ہوتا ہوا دیکھا ہے اب بھی دیکھیں گے سب' ساری دنیا دیکھے گی' ساری جماعت دیکھے گی کہ ان بدبختوں کا اس کے سوا اور کوئی انجام نہیں ہے۔

"تب وہ جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں ہوتی۔ عزیزو **اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے**" یعنی اپنی طرف سے بڑی بڑی دلیلیں دینا اور سمجھنا کہ بہت ہم عالم و فاضل اور عاقل بنے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں یہ تو ایک شیطان ہے "**اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے۔ سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو۔**" یہ ہے سچائی کا راز' جس کا دل غریب اور مسکین نہیں ہے وہ کبھی بھی سچائی کو نہیں پا سکتا۔ دل کی غربت اور مسکینی ہی ہے جس پہ اللہ کے فضل کی نظر پڑتی ہے اور اس مسکین دل انسان کو ہر ہلاکت سے بچا لیتا ہے کیونکہ مسکینی میں یہ پیغام ہے کہ اے میرے رب میں کچھ بھی نہیں ہوں' میرے اندر کوئی ذاتی کمال نہیں' کوئی ذاتی صفات نہیں جو کچھ عطا فرمایا ہے تو نے عطا فرمایا ہے پس تو مجھ پر رحم فرما اور میری حفاظت فرما اور مجھے شیطان لعین سے نجات بخش۔ یہ دعا اللہ کے حضور مقبول ہوتی ہے۔

"**ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چون و چراں کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ**" اب مسکین اور غریب نے کیا مین میخ نکالنی ہے بے چارے نے' دنیا میں یہی نظر آتا ہے جب کوئی حکم جاری کیا جاتا ہے تو مسکین غریب بے چارے چل پڑتے ہیں اس کی پیروی کے لئے اور فاسق و فاجر اور اباء والے کہتے ہیں تم ہمیں کس طرف بلا رہے ہو ہم ہرگز ادھر نہیں جائیں گے۔ چنانچہ مسکین اور غریب دل کی یہ تعریف ہے جیسے ہمارے سادہ' پنجاب میں دیہاتی لوگ ہوا کرتے ہیں بوڑھے' سادہ دل' پاک بدن' پاک صاف' جب بھی کوئی حکم ہوتا ہے وہ آگے چل پڑتے ہیں کبھی بھی ان کے دل میں خیال نہیں آیا کہ کیوں ہوا ہے' کیسے ہوا ہے' کیا ہوا ہے۔

فرمایا "مسکین ہو اور بغیر چون و چراں کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے" بچہ والدہ کی باتوں کو کیوں مانتا ہے کبھی غور کر کے دیکھیں تو حضرت مسیح موعود (-) کے اس کلام کا فلسفہ سمجھ آجائے گا۔ فرمایا ہم یونہی چون و چراں کے بغیر تعمیل کا حکم نہیں دے رہے جیسے بچہ اپنی ماں کو جانتا ہے کہ اسے وہ کبھی غلط حکم نہیں دے سکتی اسی طرح حضرت مسیح موعود (-) کے غلام' مسیح موعود (-) کو جانتے ہیں اور جانتے ہیں کہ اتنا ہمدرد' اتنا بنی نوع انسان کی خیر چاہنے والا ہو کیسے ہو سکتا ہے کہ غلط حکم دے دے۔ پس ساتھ ہی مثال دے دی جو دلیل بن گئی۔ اب وہ لوگ جو حضرت مسیح موعود کے کلام کو سرسری نظر سے دیکھتے ہیں جن کے کانوں سے آگے بات نہیں اترتی ان کو اس بات کی سمجھ نہیں آسکتی۔ کہتے ہیں ہم کیوں حکم مانیں' یہ تحکم ہے' یہ زیادتی' جاہل لوگ ہیں' بے وقوف ہیں وہ لوگ جو حکم مانتے ہیں' ان کو یہ نہیں پتہ کہ حضرت مسیح موعود (-) دلیل دے رہے ہیں۔ فرماتے ہیں "جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے" پس حضرت مسیح موعود (-) کی شخصیت کو سمجھیں۔ آپ کی شخصیت فساد برپا کرنے والی شخصیت ہی نہیں ہے۔ ساری زندگی بنی نوع انسان کے غم میں اور ہدایت اور پاکیزگی کے غم میں آپ نے گویا ہلاک کی ہے۔ ایسی گریہ وزاری کی ہے خدا کے حضور' ایسا روئے ہیں جیسے اپنے نفس کو ہلاک کر رہے ہوں۔ ایسے شخص پر یہ بدگمانی کہ کوئی حکم دے گا اور اپنی انا کی خاطر دے گا ہماری بھلائی کی خاطر نہیں دے گا یہ گمان کرنے والا اول درجے کا جاہل ہے۔ وہ ماننے والوں پر ہنستا ہے اور ماننے والوں کو خدا بتا رہا ہے کہ ان پر ہنسو ان پر روؤ کیونکہ ان کو کوئی عقل نہیں ہے کہ کس پر کیا الزام لگا رہے ہیں۔

"**قرآن کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔**" قرآن کی تعلیموں کی طرف مزید اشارہ کرتے ہوئے فرمادیا کہ میں تو قرآن کی تعلیمیں دیتا ہوں کون سی میں نے قرآن سے الگ بات کہی ہے۔ اگر مجھے نہیں مانتے اگر قرآن کو مانتے ہو تو دیکھ لو کہ قرآن کی تعلیمات تو تمام تر' سارے احکام تمہاری بھلائی کے لئے ہیں اور یہاں وہ لوگ جو دہریہ ہیں جو قرآن کو نہیں مانتے ان کے لئے بھی ایک دلیل ہے۔ قرآن کی تعلیمات میں سے ایک تعلیم بھی نہیں نکال سکتے جو بنی نوع انسان کے فائدے میں نہ ہو۔ اگر قرآن کی تعلیمات پر عمل ہو جائے تو یہ دنیا جنت بن جاتی ہے' ایک ادنیٰ سا فساد بھی اس میں باقی نہیں رہتا۔

پھر فرمایا "حقیقی نور کیا ہے وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے" ایک طرف آگ ہے جو بھڑکاتی چلی جاتی ہے' بھڑکتی چلی جاتی ہے اور ساتھ آگ والوں کو بھی خاکستر کرتی چلی جاتی ہے۔ دوسری طرف نار کے مقابل پر نور ہے۔ تو جہاں آپ نے آگ بیان فرمایا وہاں نور کا بیان بھی آپ ہی کے الفاظ میں سن لیجئے "**حقیقی نور کیا ہے؟ وہ جو تسلی بخش نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترتا اور دلوں کو سکینت اور اطمینان بخشتا ہے**" دلوں کو سکینت اور اطمینان تو بعض دفعہ جھوٹے توہمات کے نتیجے میں بھی وقتی طور پر ہو سکتا ہے اگرچہ بہت زیادہ اندر ونے پر غور کرنے والوں کو پتہ لگ سکتا ہے کہ یہ سکینت محض جعلی ہے' اس میں کوئی بھی سکینت والی بات نہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود (-) جو فرما رہے ہیں' آسمان سے اترتا اور سکینت اور اطمینان بخشتا ہے' وہ کس طرح ہوتا ہے نشانوں کے رنگ میں اترتا ہے' اب نشان وہ ہیں جو اپنی سچائی کی خود علامت ہوتے ہیں' اب سورج سے نور اترتا ہے تو وہ تمام صفات نور میں جو زندگی بخش ہیں وہ ساری کی ساری کلیتہً سورج میں پائی جاتی ہیں۔ اگر ذرا کسی میں عقل ہو تو وہ اس حیواناتی دور پر نظر ڈال کر دیکھے کہ جب سے زندگی کا آغاز ہوا ہے زندگی کی تمام تر ضرورتیں سورج کے نور سے لی گئی ہیں۔ اس نور کو نکال لو تو مکمل اندھیرا چھا جائے گا زندگی کا پہلا قدم ہی نہیں اٹھ سکتا۔ پس یہ نشانوں کے رنگ میں آسمان سے اترنا جو حضرت مسیح موعود (-) نے فرمایا ہے اس کی ظاہری مثال سورج کا نور ہے۔ اب جاہل جس کو علم ہی کچھ نہیں اس کو سمجھ ہی نہیں آسکتی کہ یہ ایک قانون قدرت کے مطابق ہو رہا ہے۔ اتفاقاً نہیں ہو رہا۔ مگر جو نشان خدا کے پیارے بندوں پر ظاہر ہوتے ہیں وہ تو تازہ بہ تازہ' نَو بہ نَو دکھائی دیتے ہیں۔

اب اہل علم ہونا اور ماضی میں ڈوب کر Biotic Units کا روشنی سے زندگی پانا یہ ایک بہت گہرا مضمون ہے جو ہر کس و ناکس نہیں سمجھ سکتا۔ مگر یہ مضمون تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ آسمان سے جن لوگوں پر نور اترتا ہے وہ اپنے ساتھ نشان رکھتا ہے۔ اور وہ نشان ایسے نہیں ہیں جو صرف دل میں محسوس ہوں۔ وہ دیکھنے والا بھی دیکھتا ہے اور دیکھ سکتا ہے اور خدا کے بندوں کی باتوں کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا کیونکہ وہ باتیں ضرور پوری ہوتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ ؎

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

اس حقیقت کو کوئی بدل کے دکھائے تو پھر اس کی باتوں پر غور ہو سکتا ہے کہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ یہ وہ تازہ بہ تازہ نو بہ نو' نُور ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے اور جس بندے پر نازل ہوتا ہے اس کو یقین سے بھر دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود (-) سے ایک دفعہ ایک مجلس میں ایک آنے والے نے سوال شروع کئے جو اپنے آپ کو بڑا فلسفی سمجھتا تھا۔ اس نے کہا آپ نے سلوک کی جتنی منازل طے کی ہیں آخر ایک مقام پہ سمجھتے ہیں کہ میں پہنچ گیا ہوں تو ذرا بتائیں تو سہی کہ ان ساری منازل کے دوران آپ نے کیا کیا دیکھا' کیا کیا رنگ پائے۔ حضرت مسیح موعود (-) نے مسکرا کر فرمایا کہ اگر کلکتہ سے کوئی مسافر گاڑی پر بیٹھ کر پشاور پہنچے اور پشاور اتر جائے اس سے اگر کوئی پوچھے کہ سارے رستے میں آپ نے ہر لحہ بدلتے ہوئے مناظر کیا کیا دیکھے تو بتا سکے گا آپ کو؟ وہ مناظر اس وقت محسوس ہو رہے ہوتے ہیں لیکن بیان نہیں کیا جا سکتا۔ تو فرمایا تم کیسی بظاہر عالمانہ باتیں کر رہے ہو اس بات میں کچھ بھی حقیقت نہیں ہے میں پہنچ گیا ہوں۔ تو اس پر اس نے اپنی طرف سے پکڑا کہ پہنچ گئے ہیں تو بتائیں کیا دیکھا۔ آپ نے فرمایا میرا دل اس قدر یقین سے بھر گیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس یقین کو کمزور نہیں کر سکتی۔ اس کو آزما کے دیکھ لو۔ جب میں خدا کی طرف سے بات کہتا ہوں تو ناممکن ہے کہ وہ ٹل جائے پس خدا کی طرف بلانے میں میرا دل کامل یقین سے بھر گیا ہے۔ یہ وہ بات ہے جس کا میں نے ذکر کیا تھا۔ ؎

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے۔

یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس کو دنیا کا کوئی انسان ٹال نہیں سکتا۔

حضرت مسیح موعود (-) فرماتے ہیں' "اس نور کی ہر ایک نجات کے خواہش مند کو ضرورت ہے" ہر شخص جو نجات چاہتا ہے اس کو اس نور کی ضرورت ہے۔ اب اس میں قرآن کریم کے تمام احکامات کی طرف اشارہ ہو گیا ہے۔ جس حکم کو آپ توڑیں گے کسی نہ کسی دکھ کو دعوت دیں گے۔ جس حکم کے دائرے سے نکلیں گے ایک شجرہ خبیثہ کی طرف بڑھیں گے جس کا پھل کڑوا اور گمراہ کرنے والا ہے۔ پس مسیح موعود (-) فرماتے ہیں۔ "اس کی ہر ایک کو ضرورت ہے کیونکہ جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔"

بہت گہری اور عارفانہ اور دائمی حقیقت بیان فرمادی' "جس کو شبہات سے نجات نہیں اس کو عذاب سے بھی نجات نہیں۔" شبہ کے نتیجے میں عذاب پیدا ہوتے ہیں یعنی خدا کی ہستی کے متعلق شبہ کرنے کے نتیجے میں جو شخص اس دنیا میں خدا کو دیکھنے میں بے نصیب ہے وہ قیامت میں بھی تاریکی میں گرے گا۔ خدا کا قول ہے من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی پس یہاں جو خدا کو نہیں دیکھ سکے ان کی عمریں گل گئیں' ضائع ہو گئیں' بڈھے ہو گئے لیکن خدا دکھائی نہ دیا ان کے لئے یہ ایک انذار ہے کہ جیسے تم یہاں اندھے تھے ویسے ہی وہاں اندھے اٹھائے جاؤ گے اور کوئی بھی حقیقت' جو خدا شناسی کی حقیقت ہے نہ تم نے یہاں پائی نہ وہاں پا سکو گے۔

پھر فرمایا "اور خدا نے اپنی کتاب میں بہت جگہ ارشاد فرمایا ہے کہ میں اپنے ڈھونڈنے والوں کے دل نشان سے منور کروں گا یہاں تک کہ وہ خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا" یہ ہے اصل خدا کو پانے کی نشانی' اگر سچی جستجو ہو گی تو اللہ تعالیٰ ضرور مل جاتا ہے مگر ملتا اس طرح ہے کہ وہ دلوں کو منور کرتا ہے اس کا نور اترتا ہے وہی آسمانی نور جس کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ دلوں پر اترتا ہے اور وہ ڈھونڈنے والوں کے دلوں کو منور کر دیتا ہے۔ جب وہ نور اترتا ہے تو اس نور کو دیکھتے ہیں یعنی خدا کو دیکھتے ہیں کیونکہ ہر چیز اپنی صفات سے دکھائی دیا کرتی ہے۔ اگر صفات نکال دیں تو کچھ بھی باقی نہیں رہتا' وجود مٹ جاتا ہے۔ پس اس حقیقت پر غور کریں کہ پھول بھی دکھائی اس لئے دیتا ہے کہ اس کے اندر صفت ہے کہ وہ روشنی کو منعکس کرے۔ جس رنگ میں منعکس کرنے کی صفت ہے وہ رنگ دکھائی دیتا ہے اس کے اندر ایک صفت ہے کہ اپنی بو کو باہر نکالے۔ اس کے اندر Curves ہیں خاص قسم کے' اس کی پتی کے کھلنے کے انداز ہیں۔ یہ ساری صفات ہیں ان صفات کو نکال دیں تو پھول کہاں رہے گا' کچھ بھی نہیں رہے گا۔

پس اس طرح خدا کو نہ دیکھنے والے دل کے اندھے ہیں۔ یعنی صفات الٰہی کا جن کو نور میسر نہ ہو ان کو اللہ نظر آ ہی نہیں سکتا۔ پس اللہ اگر رفتہ رفتہ بھی اپنا نور اتارے تو دیکھنے والا رفتہ رفتہ اس کو دیکھتا چلا جاتا ہے۔ کبھی ایک پہلو سے' کبھی دوسرے پہلو سے۔ فرمایا خدا کو دیکھیں گے اور میں اپنی عظمت انہیں دکھلاؤں گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ عظیم سے عظیم تر ہونا شروع ہو جائیں گے۔ خدا کے بندے اور وہ جو شیطان کے بندے ہیں' جیسا کہ پہلے ذکر گزر چکا ہے۔ ان کے اندر کوئی مشابہت نہیں۔ ان سے ایک جیسا سلوک نہیں ہو سکتا۔ پس اللہ کو دیکھنے والے پھر دنیا کو بھی دکھائی دیں گے اور اپنی عظمت سے پہچانے جائیں گے۔ ان کے کردار میں' ان کی گفتگو میں' ان کی چال میں' ان کے پیغامات میں' ان کے بنی نوع انسان سے سلوک میں ایک عظمت پیدا ہو جاتی ہے اور وہ اس عظمت سے پہچانے جاتے ہیں کیونکہ خدا کی عظمت ان کے اندر جلوہ گر ہوتی ہے۔ جہاں بھی ان کے اندر کمزوری دکھائی دے گی اور ہزارہا ایسے سالکین ہیں جن کے سفر ابھی بہت سے باقی ہیں مین خود بھی اپنے آپ کو اچھی طرح جانتا ہوں بے انتہا قدم آگے بڑھنے والے باقی ہیں اور جب بھی کوئی کمزوری صادر ہوتی ہے تو میں پہچان لیتا ہوں کہ اس جگہ کوئی نور کی کمی واقع ہوئی ہے یا میں نے کوئی پردہ حائل کر دیا تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ وہ پردہ اٹھا دیتا ہے اور میں دیکھنے لگ جاتا ہوں اور ایک اور نور اترتا ہے۔ پس اپنے نفس کی سچی شناخت سے نور اترا کرتا ہے یہ ایک ایسا راز ہے جس کو اکثر لوگ سمجھتے نہیں۔ کیونکہ یہ راز ہے بھی نہیں' کھلی ہوئی حقیقت ہے اور راز بھی ہے کیونکہ دیکھنے کی آنکھ نہ ہو تو اس کھلی حقیقت کو وہ دیکھ ہی نہیں سکتے۔

ہر احمدی کے لئے ضروری ہے کہ وہ پہلے سچائی کے نور سے اپنے نفس کو دیکھے اور جب دیکھے گا تو ایک روشنی پیدا ہو گی اور اللہ تعالیٰ وہاں وہ نور اتارے گا جس کی روشنی سے اس کی بدیاں ارد گرد سے ظاہر ہونی شروع ہو جائیں گی اور بھاگنی شروع ہو جائیں گی۔ تو لامتناہی سلسلہ ہے اس اقرار میں کہ ہمارے اندر ابھی بدیاں موجود ہیں ایک ذرہ بھی انسان کو باک نہیں ہونی چاہئے کیونکہ جہاں اس نے اس اقرار میں ایک باک محسوس کیا' ایک تردد محسوس کیا وہیں سے اس کے سفر کا رخ بدلنا شروع ہو جائے گا۔ فرماتے ہیں "عظمت انہیں دکھلاؤں گا" اس کی نشانی کیا ہے کہ اللہ نے عظمت عطا فرمائی ہے اب غور کر کے دیکھیں آپ کو اس کا جواب سمجھ نہیں آئے گا۔ ایک تو وہ نشانی جو میں نے دی ہے باہر سے لوگ دیکھتے ہیں اور قطعی علامت کیا ہے خدا کی عطا کردہ عظمت کی "یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی" سبحان اللہ کتنا عظیم کلام ہے ان بدبخت اندھوں کے اوپر انسان رحم کرے یا ان کی حالت پر روئے۔ اسی ایک فقرے نے حضرت مسیح موعود (-) کے دل کی حالت کو بے نقاب کر دیا ہے "یہاں تک کہ سب عظمتیں ان کی نگاہ میں ہیچ ہو جائیں گی" یہ اتنا بڑا امتیاز ہے خدا کے بندوں اور غیروں کا کہ وہ عظمتوں کے پیچھے دوڑتے ہیں حرص اور لالچ کے ساتھ اور جتنی عظمتیں حاصل کرتے ہیں اور زیادہ عظمتوں کی طلب پیدا ہو جاتی ہے۔ یہ نار جہنم ہے ہل من مزید کی آواز ان کے دلوں سے اٹھتی ہے۔ لیکن جو خدا سے عظمت پاتے ہیں ان کے دل میں عظمتیں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتیں' عظمتیں دینے والا حیثیت رکھتا ہے۔ اور عظمتیں دینے والے سے چمٹ جانے کو دل چاہتا ہے اور ایک ہی عظیم رہ جاتا ہے جو اللہ ہے اور باقی کوئی عظیم نہیں رہتا۔ یہ ایک ایسی نشانی ہے جو سچائی اور مکر و فریب کی عظمتوں کے درمیان زمین و آسمان کا فرق کر دیتی ہے' کسی پہلو سے ایک دوسرے کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

"یہی باتیں ہیں جو میں نے براہ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں"۔ اب دیکھیں حضرت مسیح موعود (-) ان عظیم الشان معارف کو اپنی طرف منسوب نہیں کر رہے۔ فرما رہے ہیں یہی باتیں ہیں جو میں نے اللہ تعالیٰ سے سنی ہیں اس میں بھی ایک عجز ہے بظاہر بڑائی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے کہ میں اللہ سے سنتا ہوں مگر حقیقت میں عجز ہے کہ یہ باتیں سن کر اچانک حضرت مسیح موعود(-) کے عرفان کی عظمت دل میں پیدا ہوتی ہے اس کو یک قلم ایک طرف ہٹا دیا ہے۔ فرمایا "یہی باتیں ہیں جو میں نے براہ راست خدا کے مکالمات سے بھی سنیں۔ پس میری روح بول اٹھی کہ خدا تک پہنچنے کی یہی راہ ہے اور گناہ پر غالب آنے کا یہی طریق ہے۔ حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں۔"

اب یہ بھی کتنی عجیب بات ہے "حقیقت تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم حقیقت پر قدم ماریں۔" اگر حقیقت پر قدم ہے تو حقیقت تک پہنچ گئے۔ لیکن یہ خیال بھی جاہلانہ ہے۔ ایک بہت بڑا عارف باللہ ہے جو یہ کلام کر رہا ہے۔ ساری سائنس کی کہانی اس ایک فقرے میں بیان ہو گئی۔ جب سائنس دانوں نے حقیقت پر قدم مارے ہیں جو حقیقت ان کے سامنے تھی' تو اس حقیقت نے اگلی حقیقتیں دکھائی ہیں۔ جب اگلی حقیقتوں پر قدم رکھا ہے تو پھر ان سے اگلی حقیقتیں دکھائی ہیں۔ اب یہ باتیں ایک بڑے سے بڑے عالم کو بھی سمجھ نہیں آسکتیں جب تک اللہ تعالیٰ نہ سمجھائے اور یہ جو تحریر میں آپ کے سامنے پڑھ کے سنا رہا ہوں حضرت مسیح موعود(-) کی باقی تحریروں کی طرح اس میں بھی اللہ اور حضرت مسیح موعود(-) کی صداقت کے ایسے ثبوت ہیں جو کسی طرح ٹالے نہیں جا سکتے۔ اور جب ان پر غور کریں تو اگلا قدم لازماً دکھائی دینا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود(-) ان ساری حقیقتوں کو قرآن کے حوالے سے بیان کرتے ہیں اور قرآن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل پر نازل ہوا۔ تو بظاہر یوں دکھائی دیتا ہے کہ اللہ اور جس سے وہ بول رہا ہے اس کے درمیان کچھ بھی نہیں ہے۔ لیکن ان حقیقتوں میں آنکھ کھولیں جو بیان ہو رہی ہیں تو پتہ چلے گا کہ آپ خود اقرار کرتے ہیں جو اپنا ایسا اقرار ہے کہ جس کے سچے ہونے میں ایک ذرہ بھی فرق نہیں۔ ابھی پہلے گزرا ہے میں قرآنی صداقتیں بیان کرتا ہوں' قرآنی تعلیمات تمہارے سامنے رکھتا ہوں۔ اب قرآنی تعلیمات رکھتے ہیں تو اپنے دل سے تو کچھ بھی نہ ہوا۔ قرآنی تعلیمات کس پر نازل ہوئی تھیں؟ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ پر۔ "فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے۔" خیالی منصوبے سارے باطل جایا کرتے ہیں۔ خاص طور پر جماعت احمدیہ کے تعلق میں اس کو کل عالم میں پھیلانا اور اس کی باریک باریک ضرورتوں پر دھیان دینا' اس کو سچائی کے رستوں پر ڈالنا' ان بدیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنا جو وہ ساتھ لے کے آئے ہیں اور رفتہ رفتہ ان کو صراط مستقیم یعنی خدا تعالیٰ کی سڑک پر ڈال دینا یہ اتنے بڑے کام ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سہارا نہ ہو تو انسان ان کے بوجھ سے پارہ پارہ ہو جائے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ ہے جو طاقت بخشتا ہے اور اپنے رستے بھی دکھاتا ہے۔

فرمایا فرضی تجویزیں اور خیالی منصوبے ہمیں کام نہیں دے سکتے۔ "ہم اس بات کے گواہ ہیں اور تمام دنیا کے سامنے اس شہادت کو ادا کرتے ہیں کہ ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا" اب دیکھ لیں باقی کیا رہ گیا۔ "ہم نے اس حقیقت کو جو خدا تک پہنچاتی ہے قرآن سے پایا' ہم نے اس خدا کی آواز سنی اور اس کے پرزور بازو کے نشان دیکھے جس نے قرآن بھیجا۔ تو ہم یقین لائے کہ وہی سچا خدا اور تمام جہانوں کا مالک ہے۔ ہمارا دل اس یقین سے ایسا پر ہے جیسا کہ سمندر کی زمین پانی سے پُر ہے' سو ہم بصیرت کی راہ سے اس دین اور اس روشنی کی طرف ہر ایک کو بلاتے ہیں۔ ہم نے اس نور حقیقی کو پایا جس کے ساتھ سب ظلماتی پردے اٹھ جاتے ہیں اور غیر اللہ سے در حقیقت دل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ یہی ایک راہ ہے جس سے انسان نفسانی جذبات اور ظلمات سے ایسے باہر آجاتا ہے جیسے سانپ اپنی کینچلی سے نکل آتا ہے" اب نفسانی جذبات اور ظلمات کو سانپ سے تشبیہ دی ہے اور سانپ جب کینچلی سے باہر نکلتا ہے تو ایک نئی زندگی پاتا ہے لیکن پھر ایک اور کینچلی چڑھ جاتی ہے کیونکہ جس نفسانی سانپ سے نکلنے کی آپ تعلیم دے رہے ہیں اس کے اوپر پھر کینچلی نہیں چڑھا کرتی وہ نکلتا ہے تو ہمیشہ کے لئے نکل جاتا ہے اور اس میں سانپ والی صفات مر جاتی ہیں۔ پس مثالوں کا یہ مطلب نہیں کہ سو فیصدی ہر چیز پوری آئے' غور کرنا چاہئے کہ کن معنوں میں ہے۔ سانپوں کے ارد گرد ایک کینچلی ہوتی ہے اس کینچلی نے ان کے زہروں کو' ان سب کو پرورش دی ہے ان کو باہر سے بچایا ہوا ہے کینچلی سے نکلتا ہے تو پھر دوبارہ تازہ ہوا میں باہر نکلتا ہے۔ اگر سانپ اپنی عادات میں مجبور نہ ہو تو ایک دفعہ نکلنے کے بعد دوبارہ اس کینچلی میں نہیں جائے گا لیکن اس کے نفس کی بدعادات' گندگیاں پھر ایک کینچلی بناتی ہیں۔ تو مومن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنی کینچلی سے ایسا باہر آئے کہ پھر دوبارہ اس کا رخ نہ کرے تب اللہ تعالیٰ ایک نئی زندگی عطا کرتا ہے اور اسے ہر میل سے پاک فرماتا ہے۔

ایک اور بات جو حضرت مسیح موعود(-) کئی رنگ میں بار بار فرماتے ہیں وہ میں اب آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ ہم کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو۔ اس کا اس نے بارہا یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے" تقویٰ پہ اتنا زور ہے حضرت مسیح موعود(-) کا کہ ہر تان تقویٰ پر ٹوٹتی ہے آغاز تقویٰ سے بیچ کا سفر تقویٰ سے انجام تقویٰ سے۔

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقاء ہے اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے"

پس آپ فرماتے ہیں کیونکر خدا تعالیٰ کو راضی کریں اور کیونکر وہ ہمارے ساتھ ہو اس کا اس نے مجھے بارہا یہی جواب دیا ہے کہ تقویٰ سے۔ اب جتنے شیطان لوگ ہیں وہ اپنے دل کو ٹٹول کے دیکھ لیں تقویٰ کا نام و نشان دکھائی نہیں دے گا۔ تقویٰ والا تو سچ بولتا ہے' تقویٰ والا تو پہلے بات کو تولتا ہے پھر بیان کرتا ہے' تقویٰ والے کے دل میں کسی کو نقصان پہنچانا' فساد پھیلانا یہ ایسے تصورات ہیں جو اس کے دل میں جھانکتے بھی نہیں۔ کیونکہ تقویٰ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے کہ وہ اسے دیکھ رہا ہے جو دیکھ رہا ہو مالک کے سامنے کھڑا ہو اس کے دل میں کیسے فساد پیدا ہو سکتا ہے۔

"سو اے میرے پیارے بھائیو! کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔" کتنا پیار سے مخاطب فرمایا ہے "اے میرے پیارے بھائیو کوشش کرو تا متقی بن جاؤ۔ بغیر عمل کے سب باتیں ہیچ ہیں اور بغیر اخلاص کے کوئی عمل مقبول نہیں ہے۔ تو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو"

اب سب نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھانا یہ ہے تقویٰ یعنی کسی بری چیز سے بچنا' ٹھوکر سے بچنا۔ دن کے وقت جب آپ چلتے ہیں تو سب ٹھوکریں دکھائی دے رہی ہوتی ہیں یہاں ٹھوکر ہے' وہاں ٹھوکر ہے اور آپ ان سے بچ کے چلتے ہیں۔ پس اگر ٹھوکریں دکھائی نہیں دیں گی تو کیسے اس سے بچ سکیں گے۔ تقویٰ یہ ہے کہ اپنے خطرے کے مقامات سے آگاہی نصیب ہو۔ ہر چیز سے جو انسان کے لئے خطرہ ہے اس کو جان لے کہ یہاں میرے لئے ٹھوکر کا سامان ہے اس سے بچ کر نکلے۔ فرمایا "سو تقویٰ یہی ہے کہ ان تمام نقصانوں سے بچ کر خدا تعالیٰ کی طرف قدم اٹھاؤ"

اب یہ کون سی مشکل بات ہے دیکھنے میں کتنا مشکل سفر تھا مگر انسان جو خدا کی طرف جانے کے سفر پر اپنے دل پر غور کرے تو اسے نظر آ رہا ہوتا ہے کہ کہاں سے بچنا چاہئے تھا اور نہیں بچا۔ باہر سے بتانے کی بھی ضرورت نہیں' ہر شخص اپنے دل کا حال جانتا ہے ہر فیصلے کے وقت جانتا ہے کہ یہاں میرے لئے بچنا ضروری تھا میں نہیں بچ سکا۔ "اور پرہیز گاری کی باریک راہوں کی رعایت رکھو" لیکن یہ کیسے ممکن ہے "سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔" اگر اپنے دل میں انکساری ہی نہیں ہے تو ممکن نہیں ہے کیونکہ انکساری کے نتیجے میں وہ نور نازل ہوتا ہے جس سے آپ رستہ دیکھ سکتے ہیں۔ پس باریک راہوں سے بچنا اور انکساری کے بغیر چلنا یہ ناممکن ہے۔ تکبر اور اَنا یہ دو چیزیں ہیں جو اندھیرے پیدا کرتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کو کوئی ضرورت نہیں کہ ایک متکبر کے لئے اس کے رستے دکھائے پھر وہ اپنے دل کی آگ سے آگے بڑھتا ہے اور اس کا تکبر اس کو ہمیشہ ایک ٹھوکر کے بعد دوسری ٹھوکر میں مبتلا کر دیتا ہے۔

حضرت مسیح موعود(-) نے ہر مقام پر انکساری کو اول رکھا ہے۔ تمام تحریرات کا مطالعہ کرکے دیکھیں ان میں کبھی آپ کو تضاد دکھائی نہیں دے گا کیونکہ آپ نے انکساری سے سفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا تھا۔ آپ سے بہتر کوئی اس راز کو نہیں سمجھ سکتا تھا کہ انکساری کے بغیر سفر کا پہلا قدم ہی نہیں اٹھ سکتا۔ آپ کی انکساری کی مثالیں جو تحریرات میں اور نظموں اور نثر میں ملتی ہیں بے شمار ہیں اور دشمن نے جہاں سب سے زیادہ نور تھا وہیں اس پہ حملہ کیا ہے اور حضرت مسیح موعود (-) کی انکساری پر مذاق اڑایا ہے کہ جس کا اپنا اقرار ہے کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں اس کے پیچھے چل رہے ہو۔ جو مانتا ہے کہ میری کوئی حیثیت ہی نہیں' میں تو ایک کیڑے کی طرح ہوں وہ اس اقرار کے بعد دنیا کی راہنمائی کیسے کر سکتا ہے۔ یہ (- دشمن کی عقل ہے حالانکہ اس کے بغیر ہدایت کا سفر شروع ہی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے وہ ہدایت سے عاری ہیں۔ وہ دنیا کو ہدایت دے ہی نہیں سکتے کیونکہ (ان) میں تکبر اور نفس کی بڑائی پائی جاتی ہے اور تمام دہریوں میں تکبر اور نفس کی بڑائی پائی جاتی ہے۔ جس شخص کو پہچاننا ہو کہ یہ شیطان ہے اس کے اندر اَنا کو ڈھونڈو۔ قرآن کریم نے دو باتیں بیان فرمائی ہیں کہ کیا تو نے تکبر کی راہ اختیار کی اے شیطان یا اپنے آپ کو بڑا سمجھا' اونچا سمجھا۔ یہ دو باتیں ہیں جو شیطان کا تعارف کروانے کے لئے بنیادی باتیں ہیں۔ جو شخص بھی اپنے آپ کو متکبر بنائے اور سمجھے کہ میں نے ہر چیز اپنی کوشش سے پالی ہے اور میں بہت بڑا ہو گیا ہوں وہاں سے شیطانیت کا پہلا قدم اٹھتا ہے اور آخری قدم بھی پھر یہی ہے۔ اور دوسرا اعلا کا دعویٰ کرے میں بہت بلند ہوں' مجھے کیا ضرورت ہے خدا یا خدا والوں کی میں تو اپنی ذات میں ہی بہت بلند ہوں ایسے شخص کے متعلق حضرت مسیح موعود (-) کی اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کوئی بھی سفر ہدایت کی طرف نہیں کر سکتا' نہ ہدایت دے سکتا ہے۔ چنانچہ (-) لازماً یہ دو باتیں پائی جائیں گی۔ تکبر اور اپنے آپ کو اونچا سمجھنا اور ہر چیز اس کے مقابل پر حقیر دکھائی دے گی۔

فرمایا۔ "سب سے اول اپنے دلوں میں انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو" اب صرف تکبر سے پاک کرنا نہیں ہے بلکہ دلوں میں صفائی پیدا کرو۔ بظاہر تکبراو دعلا کے دور ہونے سے ایک صفائی ہو جاتی ہے مگر اور بھی بہت سے محرکات ہیں جن کے نتیجے میں گند پھیلا ہوا دکھائی دے گا۔ پہلے بڑی چیز کو نکالو جو گند کا منبع ہے اس کو تو دور کرو جیسے گھروں میں صفائیاں ہوتی ہیں پہلے بڑی بڑی خرابیوں کو دور کیا جاتا ہے' اس قابل بنا دیا جاتا ہے کہ اب اس میں کچھ اور کام ہو سکتا ہے پھر باریک صفائی ہوتی ہے اور جنہوں نے نئے گھر بنائے ہیں وہ جانتے ہیں کہ اس میں کتنی محنت لگتی ہے۔ پہلی صفائی بہت بڑی صفائی ہونے والی دکھائی دیتی ہے۔ سمجھتے ہیں کہ اب کام ختم ہو گیا اور جب کام ختم ہوا تو کام شروع ہوتا ہے۔ مجھے بھی ایک دعوت دینے والے نے جنہوں نے نیا گھر بنایا تھا دعوت دی اور کہا کہ بس آپ دیکھ لیں اب یہ موٹی موٹی باتیں ہیں یہ ٹھیک ہو جائیں گی تو پھر ہم آپ کو بلائیں گے۔ موٹی باتیں ٹھیک ٹھاک ہوئے ہوئے چھ مہینے سے زیادہ گزر گئے۔ میں نے کہا بلاتے کیوں نہیں اب۔ انہوں نے کہا جو باریک صفائی ہے اس میں بڑا وقت لگ رہا ہے' ایک چیز صاف کرتے ہیں دوسری نظر آ جاتی ہے اور باہر سے اوروں کو بھی ہم بلاتے ہیں ساتھ مدد کرنے کے لئے لیکن صفائی نہیں ہو چکتی۔ یہ بالکل سچی بات ہے یہی نفس کا حال ہے' یہی حضرت مسیح موعود (-) فرما رہے ہیں۔ انکسار اور صفائی اور اخلاص پیدا کرو۔ صفائی کے بعد پھر جو قدم بھی اٹھاؤ گے' جس کو بھی بلاؤ گے پیار سے بلاؤ' محبت سے' خلوص کے ساتھ بلاؤ دکھانے کی خاطر نہیں۔ پس جب اپنے گھروں میں دعوت دو ان چیزوں پر عمل درآمد کے بعد' یہاں دل کے گھروں کی بات ہو رہی ہے فرمایا پھر اخلاص دیکھنا تمہارے اخلاص کے نتیجے میں کوئی آئے گا۔ اخلاص میں کمی ہو گی تو کوئی نہیں آئے گا۔

اب ہم نے دیکھا ہے کہ بندوں کو' انسانوں کو اخلاص کا پورا علم نہیں ہوتا اس لئے ایسے گھروں میں وہ چلے جاتے ہیں۔ لیکن اللہ کو علم ہے۔ اللہ جانتا ہے کہ اپنی دانست میں ساری صفائیاں کر کے گویا مجھے بلایا جا رہا ہے اس وجہ سے کہ دنیا کو میرا تعلق دکھائیں۔ اب یہ بھی دھوکہ ایک باقی رہتا تھا۔ فرمایا کبھی نہیں ہو سکتا۔ اللہ نے جھانک کے بھی نہیں دیکھنا اگر تمہارے اخلاص میں کمی آ گئی۔ چنانچہ قرآن کریم نے مخلصاً لہ الدین کے مضمون کو بار بار کھولا ہے اور بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ جب تک دین کو اللہ کے لئے خالص نہیں کرو گے وہ نہیں آئے گا جب خالص کرو گے تو وہ گھر تمہارا گھر کہاں رہا وہ تو اللہ کا گھر بن گیا اور اپنے گھر میں خدا نہ آئے یہ کیسے ہو سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود (-) کی تحریرات ہاتھ پکڑ کر چھوٹی چھوٹی باتوں سے سفر شروع کراتی ہیں اور آگے بڑھتے بڑھتے وہاں پہنچ جاتی ہیں جہاں انسان تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔ آسان رستے' حقیقت پر مبنی رستے' عقل کو روشن کرنے والے رستے' ہلکے قدموں کے ساتھ بڑی بڑی بلندیاں طے کرنے کے راز' یہ باتیں حضرت اقدس مسیح موعود (-) کی تحریرات سے عیاں ہیں' اخلاص پیدا کرو' کے بعد پھر دوبارہ زور دیا ہے "سچ مچ دلوں کے حلیم اور سلیم اور غریب بن جاؤ" یہ فرضی باتیں نہ سمجھو سچ مچ تمہیں بننا پڑے گا" کہ ہر یک خیر اور شر کا بیج پہلے دل میں ہی پیدا ہوتا ہے۔" اگر ان باتوں پہ عمل نہیں کرو گے تو ایسے بیج دبے ہوئے کہیں پڑے ہوں گے وہ پھوٹ سکتے ہیں۔ تو ایسی صفائی کرو کہ ایسے بیج جن سے غلط کونپلیں پھوٹ سکتی ہیں ان کا صفایا کر دو تو دوسری صفائی ظاہری صفائی نہیں بلکہ اندرونی صفائی ہے۔ اب یہ بھی دیکھا گیا ہے ایسی حقیقت ہے جو دنیا میں بھی دکھائی دیتی ہے۔ ایک عمارت جماعت نے خریدی تھی گلاسگو میں میں بھی موقع پر گیا تھا' جب ساری صفائی ہو گئی اور لگا کہ اب چمک اٹھی ہے تو پھر اندر سے وہ Dry-Rot کی کھائی ہوئی چیزیں دکھائی دینے لگ گئیں۔ اوپر کی صفائی میں ان تمام شرائط کو پورا کر دیا گیا تھا جو عمارت کے نقائص تھے ان کو دور کر دیا گیا جو باریک صفائی کے تقاضے تھے ان کو پورا کر دیا گیا جب عین سب کچھ مکمل ہو گیا تو میں نے جا کے دیکھا اول تو تھوڑا سا میرا رستہ ایک جگہ سے روک رہے تھے دوسری چیزیں دکھا رہے تھے لیکن آخر دکھانا تھا۔ میں نے جو اوپر جا کر دیکھا میں نے کہا ہیں!! اناللہ یہ کیا چیز ہے؟ کہ یہ کچھ خرابی' تختہ ہل رہا ہے اور یہ ہے وہ ہے حالانکہ وہ خرابی ایسی تھی جو ساری عمارت کو کھانے والی تھی اور جب تحقیق ہوئی تو پتہ چلا اندر کی صفائی نہیں ہوئی جو اندر گہری صفائی ہوتی ہے وہ زہریلے بیج ابھی پڑے ہوئے تھے۔ جب کمپنی والوں کو بلا کر دکھایا تو انہوں نے کہا یہ Dry-Rot تو لوہے کو بھی کھا جائے گی۔ کچھ باقی نہیں چھوڑے گی اس عمارت کا۔ جب تک تلاش کر کر کے اس کے ہر ذرے کی بیخ کنی نہ کی جائے جس کے لئے اب دنیا میں ایسی دوائیں ایجاد ہو چکی ہیں جن سے Dry-Rot کو مارا جا سکتا ہے۔ پہلے نہیں تھیں۔ چنانچہ بہت بھاری قیمت پر ان دواؤں کا استعمال کیا گیا۔ ہمارے خدام نے بڑی وہاں اخلاص سے خدمت کی ہے اللہ انہیں جزاء دے۔ بڑی دور دور سے گئے ہیں لندن سے بھی وہاں گئے' ہارٹلے پول وغیرہ سے بھی گئے۔ بریڈفورڈ سے بھی گئے اور ان سب نے مل کر ان تھوڑے خدام کی مدد کی جو گلاسگو کے رہنے والے تھے اور وہ چیز جس کے لئے وہ ڈیڑھ لاکھ پاؤنڈ طلب کر رہے تھے وہ بیس ہزار پاؤنڈ میں ساری پوری کر دی۔ یہ اخلاص والے بندے ہیں' اپنی تکلیف نہیں دیکھتے' اپنا دکھ نہیں دیکھتے' حکم کی تعمیل کرتے ہیں' سمجھتے ہیں کہ جس نے حکم دیا ہے ہمارا خیر خواہ ہے اور پھر اس کے ایسے پاک نتائج ظاہر ہوتے ہیں۔ اب چونکہ وقت ہو گیا ہے باقی نشان ڈال لیں جہاں تک ہے۔ یہ پہلا بنڈل ہی ختم نہیں ہونا کیونکہ اس میں اور اور باتیں آتی جاتی ہیں۔ چلتا جائے جتنا دیر مرضی۔.....

اے لوگو! عیش دنیا کو ہرگز وفا نہیں
کیا تم کو خوفِ مرگ و خیالِ فنا نہیں

ڈھونڈو وہ راہ جس سے دل و سینہ پاک ہو
نفسِ دنی خدا کی اطاعت میں خاک ہو

(درِّ ثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایلومینیم کے برتنوں کا استعمال چھوڑ دیں

ساری دنیا کے احمدیوں کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ہدایت

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5- جون 1998ء کو اردو کلاس میں ایلومینیم کے برتنوں کو چھوڑنے کی ہدایت کرتے ہوئے فرمایا

آپ کے حوالے سے سب دنیا کو ایک پیغام دیتا ہے یہ جو ایلومینیم کے برتن ہیں یہ بہت زہریلی چیز ہے۔ اور میں نے بہت سی کتابیں پڑھی ہیں ایلومینیم کے متعلق بہت ماہرین کی کتابیں اور وہ کہتے ہیں کہ دنیا کی بہت سی بیماریاں آج کل کے زمانے میں ایلومینیم کی وجہ سے پھیلی ہوئی ہیں۔ ایلومینیم ایک دھات ہے جو بہت ہلکی ہوتی ہے اور غریب ملکوں میں تو کثرت سے ایلومینیم کے برتن استعمال ہوتے ہیں پرانے زمانے میں جب ایلومینیم دھات کا پہلی دفعہ پتہ لگا تو شاہی دستر خوان پر ایلومینیم کے چمچے آیا کرتے تھے۔ اس کی کراکری ساری۔ اور بڑا اعزاز تھا کہ ہلکے پھلکے چمچے۔ اب زمانہ بدل گیا ہے اب جتنی بھاری کراکری ہو اتنا ہی اعزاز کی بات ہے۔ ایلومینیم کے نتیجے میں بوڑھی عمر کی بیماریاں ساری بہت جلدی آجاتی ہیں۔ دماغ کے ریشے تنگ ہو جاتے ہیں اور اس کی تفصیل آپ کو بتاؤں تو آپ ایلومینیم کو دیکھنے سے بھی ڈریں۔ بہت گہرا تمام جسم کے ہر حصے پر یہ اثر کرتا ہے۔ اس لئے جتنے لوگ بچوں کی کلاس کے لئے کھانا پکاتے ہیں وہ تو حرام سمجھیں ایلومینیم کی دیگچی......... بالکل توبہ کرو سارے......... ایلومینیم کے برتن ساری دنیا کے احمدی سن لیں وہ رد کردیں۔ کیونکہ اس سے بہت بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور عام طور پر ایلومینیم کے اثر دور کرنے کے لئے (اور مریضوں کو وقت سے پہلے سنبھالنے کے لئے اثر شروع ہو چکا ہوتا ہے مگر آہستہ آہستہ ظاہر ہوتا ہے) میں ایلومینیم ایک ہزار کی ایک خوراک ہفتہ دس دن میں ایک دفعہ دیتا ہوں اور رفتہ رفتہ اس کی طاقت بڑھانی چاہئے ڈاکٹر جو ماہر ہیں وہ دو سال کا عرصہ بتاتے ہیں کہ دو سال میں ایلومینیم آخر طاقت تک پہنچا دو تو بالکل انسان کا جسم ہر بوجھ سے خالی ہو جاتا ہے اور جوانوں کی طرح اس کے اندر توانائی آجاتی ہے۔ ایلومینیم ایک ہزار طاقت میں کچھ عرصہ۔ پھر دس ہزار طاقت میں پھر پچاس ہزار طاقت میں۔ پھر آخری دو خوراکیں سال میں دو دفعہ صرف ایک لاکھ طاقت میں اس کو Rising Potency کہتے ہیں۔ سب دنیا میں ایلومینیم کو اس طرح دینا چاہئے۔ اس کا متبادل پہلے لوہے کے برتن۔ وہ ملتے ہیں ہر جگہ ذرا مہنگے ہیں مگر وہ بہترین علاج ہے یا اس کے علاوہ قلعی کیا ہوا اچھی طرح برتن کچھ بہتر ہے مگر سب سے اچھے مٹی کے برتن ہیں۔ مٹی کے برتن یا لوہے کے برتن یہ دو استعمال کریں کھانا بھی زیادہ مزیدار ہو گا اور کوئی نقصان کا بھی خطرہ نہیں۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل

ڈش کے متعلق ضروری ہدایت

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کو جاری ہوئے خدا تعالیٰ کے فضل سے چار سال سے زائد عرصہ ہو چکا ہے۔

آج کل احمدیہ ٹیلی ویژن کی نشریات Intelsat-703 پر سی بینڈ پر 57-E دیکھی جاسکتی ہیں اس کی پولیریٹی LHC ہے اور اپریل 1997ء سے اس کی نشریات Global Beam پر نشر کی جارہی ہیں۔

ایم ٹی اے کی نشریات واضح اور صاف دیکھنے کے لئے مجوزہ ڈش کم از کم 12 فٹ کی ہے لیکن 10 فٹ کی ڈش پر بھی نشریات صاف نظر آتی ہیں۔ بعض اشتہار دینے والے 8 فٹ کی ڈش پر بھی صاف اور واضح نشریات پیش کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں اس لئے احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اشتہاری مہمات سے متاثر ہو کر ایم ٹی اے کیلئے 8 فٹ کی ڈش پر انحصار نہ کریں بلکہ ڈیلر سے دس فٹ کی ڈش پر ہی اصرار کریں کیونکہ آٹھ فٹ کی ڈش پر نشریات صاف اور واضح نہیں آتیں اور تصویر پر snowing یعنی دانے بہت ہوتے ہیں۔ اور تصویر میں sharpness بھی نہیں ہوتی۔

احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ ایم ٹی اے کی نشریات جو نہایت طاقتور گلوبل بیم پر نشر کی جارہی ہیں دیکھنے کے لئے عمدہ اور اچھی دس فٹ کی ڈش ہی لگوائیں۔

(نظارت اشاعت سمعی بصری)

تحریک وقف زندگی و داخلہ جامعہ احمدیہ

1998ء

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

"میں جماعت کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اپنے اخلاص کا ثبوت دے اور نوجوان زندگیاں وقف کریں۔ ہر احمدی گھر سے ایک نوجوان ضرور اس کام کے لئے پیش کیا جائے۔ مدرسہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے ہر سال کم از کم پچاس طالب علم آنے چاہئیں۔ سو ہوں تو بہتر ہے۔"

حضرت امام جماعت الثالث جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد دیکھتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"جس تعداد میں جامعہ احمدیہ میں نوجوان داخل ہوتے ہیں اور باقاعدہ مربی بنتے ہیں اسے دیکھتے ہوئے میں سمجھتا ہوں کہ ہماری ضروریات کے ہزارویں حصہ کو بھی پورا نہیں کرتے۔"

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

"آئندہ سو سالوں میں دین حق نے جس کثرت سے ہر جگہ پھیلنا ہے اس کے لئے لاکھوں تربیت یافتہ غلام چاہئیں ایسے واقفین زندگی چاہئیں جو خدا کی راہ میں حضرت محمد ﷺ کے غلام ہوں۔ ہر طبقہ زندگی سے کثرت کے ساتھ واقفین زندگی چاہئیں۔"

جامعہ احمدیہ میں طلبہ کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت 1961ء کا فیصلہ ہے کہ

"ہر ضلع کی جماعت 250 چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالب علم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائیں۔"

امراء و صدر صاحبان مربیان و معلمین سلسلہ سے درخواست ہے کہ اپنے حلقہ سے زیادہ سے زیادہ ذہین، ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے مخلص طلباء کو جامعہ احمدیہ میں بھجوانے کی کوشش فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں زیادہ سے زیادہ برکت عطا فرمائے۔

جامعہ احمدیہ ربوہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے نتیجہ کے بعد 16- اگست 1998ء کو ہو گا۔ امیدواران کو ہدایت فرمائیں کہ وہ داخلہ کے لئے ابھی سے اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر/ صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائیں تاکہ ضروری کارروائی مکمل کی جائے اور میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ سے اطلاع دیں۔

امیدواران قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

اعلان

○ مکرم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی کتاب "Unification of Fundamental Force" کا اردو ترجمہ "مشعل" نامی N G O نے شائع کیا ہے۔ یہ ترجمہ "اساسی قوتوں کی یکجائی" کے نام سے -/100 روپے کے عوض مشعل کے دفتر واقع RB-5 عوامی کمپلیکس عثمان بلاک۔ نیو گارڈن ٹاؤن لاہور 54600 (ٹیلی فون 5866859) سے دستیاب ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس کو حاصل کرنے کے لئے متعلقہ ادارے سے رابطہ کریں۔

(نظارت تعلیم)

رسالہ انصاراللہ کی خریداری کے بارے میں

ایک قابل تقلید مثال

○ ماہنامہ انصاراللہ کے نمائندہ خصوصی برائے علاقہ لاہور رسالہ کی اشاعت کے حلقہ کو وسیع کرنے کے لئے شب و روز کوشاں ہیں۔ قبل ازیں دو صد نئی خریداری کا سالانہ چندہ بھجوا چکے ہیں اور اب مزید یکصد نئی خریداری کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔

مولیٰ کریم اس مثالی کارکردگی پر اپنی رضا سے انہیں نوازے دیگر علاقہ جات کے ناظمین کرام سے بھی ایسی ہی کارکردگی کی خوشکن رپورٹس کا انتظار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کی روح القدس سے تائید و نصرت فرمائے۔ (آمین)

(قائد اشاعت مجلس انصاراللہ پاکستان)

سمیع سنٹر
بادامی باغ - لاہور
شیل پاکستان لمیٹڈ
Shell
ڈسٹری بیوٹرز: فرنس آئل - کیروسین آئل
ہائی سپیڈ ڈیزل - انجن آئل - گیئر آئل اور انڈسٹریل آئل
پاکستان بھر میں آئل شاپس کے لیے
ہول سیل ریٹس پر لبریکنٹس دستیاب ہیں۔
فون نمبر: 7722758 - 200273 - 200453
7725461 - 202330

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ :12 جون۔1998ء
درجہ حرارت کم ازکم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

14جون غروب آفتاب	7-17
15جون طلوع آفتاب	4-59

قومی بجٹ 98'99ء

○ وفاقی وزیر خزانہ سرتاج عزیز نے آئندہ مالی سال 99-1998 کے لئے 6- کھرب چھ ارب کا بجٹ پیش کر دیا۔ بجٹ میں 55/ارب 60 کروڑ روپے کا خسارہ دکھایا گیا ہے جسے بینکوں سے قرض لے کر پورا کیا جائے گا۔ اس بجٹ کی سب سے اہم بات یہ بتائی گئی ہے کہ اس میں کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا گیا۔ اور بعض محصولات میں ردو بدل کیا گیا ہے۔ جس سے عوام کو ریلیف دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ ٹیکسوں میں مجوزہ ردو بدل کے نتیجہ میں الیکٹرانکس کا سامان مثلاً اے۔ سی' ٹی۔ وی' برقی آلات' سپیئر پارٹس' کھلونے اور مصالحہ جات سستے ہو جائیں گے۔ البتہ ٹیلی فون اور موبائل پر نیا ٹیکس لگا دیا گیا ہے اور بڑی موٹر گاڑیوں پر بھی ٹیکس میں اضافہ کر دیا گیا ہے۔ کمپیوٹروں پر ڈیوٹی ختم کر دی گئی ہے اور عوام کی سہولت کے مدنظر پام آئل اور سویابین پر ڈیوٹی میں 50 فی صد کمی کر دی گئی ہے کھوپرا۔ چائے۔ جوتے در آمدی جانوروں۔ پیرا فن۔ آئرن ایکسائیڈ استعمال شدہ ٹائروں۔ سمندری جہازوں۔ پرنٹنگ کی سیاہی پر ڈیوٹیوں میں 15 سے 45 فی صد تک کمی کر دی گئی ہے۔ وزیر خزانہ نے اپنی بجٹ تقریر میں بتایا کہ ٹیلیفون کے ایک ہزار روپے سے زائد بلوں پر 50 سے 800 روپے ایڈوانس انکم ٹیکس وصول کیا جائے گا جو سالانہ انکم ٹیکس گوشوارے سے منہا کر دیا جائے گا۔ اسی طرح موبائل فون کے صارفین جن کا بل ایک ہزار روپے سے زائد ہو گا۔ ان پر ٹیکس بڑھا دیا جائے گا۔ آئندہ تین لاکھ روپے سالانہ تنخواہ حاصل کرنے والوں پر یکساں شرح سے انکم ٹیکس عائد ہو گا۔ ویلتھ اور انکم ٹیکس پر 10 فی صد سرچارج لگایا گیا ہے۔ ایسے بڑے پرچون فروشوں جن کی سالانہ سیل 50 لاکھ روپے یا اس سے زائد ہو گی ان پر جنرل سیلز ٹیکس لگا دیا گیا ہے۔ باڑہ مارکیٹیں ایک خاص مدت کے بعد ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

دفاعی اخراجات کے لئے 145- ارب رکھے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال 134- ارب تھے۔ اس طرح دفاعی بجٹ میں 2ء8 فی صد اضافہ کر دیا گیا ہے۔ بجٹ میں وزیر اعظم صوابدیدی فنڈ کے لئے سات ارب رکھے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال سے زیادہ ہیں۔ انتظامی اخراجات بھی پچھلے سال سے بڑھا دیئے گئے ہیں جو کہ اس سال 2097 ملین روپے ہوں گے۔ سب سڈی کی رقوم میں دو ارب 76 کروڑ اور 24 لاکھ کی کمی کر دی گئی ہے۔

سالانہ ترقیاتی پروگرام کے لئے 110 (ایک سو دس) ارب' دفاع کے لئے 145 ارب روپے اور قرضوں اور سود کی ادائیگی کے لئے 275 ارب 58 کروڑ روپے مختص کئے گئے ہیں نئے مالی سال کے بجٹ میں غیر ترقیاتی اخراجات کے لئے 495- ارب روپے رکھے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال سے 34- ارب روپے زیادہ ہیں۔

سائنسی تحقیق و خدمات کے لئے رقم دو ارب 25 کروڑ کر دی گئی ہے یہ گذشتہ بجٹ سے 37 کروڑ کا اضافہ ہے۔ اسی طرح تعلیم کے لئے اس سال بجٹ میں 6- ارب 52 کروڑ 93 لاکھ رکھے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال سے 35 کروڑ زیادہ ہے اور صحت کے لئے چار ارب 36 کروڑ 83 لاکھ رکھے گئے ہیں جو کہ پچھلے سال سے 12 کروڑ زیادہ ہیں ترقیاتی اخراجات کے لئے ایک کھرب دس ارب اور چھ کروڑ مختص کئے گئے ہیں۔ ان میں سے 78- ارب 60 کروڑ روپے وفاقی حکومت کے مختلف اداروں جبکہ باقی 32- ارب روپے صوبوں کے سالانہ ترقیاتی پروگراموں کے لئے ہوں گے۔ وفاقی حکومت کے اخراجات کا میزانیہ 43- ارب روپے مقرر کیا گیا ہے۔ سب سڈیز کے لئے چار ارب اور گرانٹس کی مد میں 20- ارب روپے رکھے گئے ہیں۔

وفاقی بجٹ کے سلسلے میں بی بی سی کا یہ تبصرہ ہے کہ بجٹ اتنا سخت نہیں ہے جتنی کہ توقع کی جا رہی تھی اور نہ ہی عام آدمی کو کوئی رعایت دی گئی ہے۔ اور عام آدمی کی زندگی میں کوئی بڑا فرق نہیں پڑے گا۔

دیگر خبریں

کالا باغ ڈیم کی تعمیر ایک محتاط اندازے کے مطابق آٹھ سال میں مکمل ہو گی۔ جس سے پہلے مرحلے میں 2400 میگاواٹ اور دوسرے مرحلہ میں 3600 میگاواٹ بجلی تیار ہو گی۔ اس کی تعمیر کے بعد واپڈا کو پچاس پیسے فی یونٹ بجلی ملے گی۔

کالا باغ ڈیم کے خلاف سرحد اسمبلی میں عوامی نیشنل پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی نے اتحاد کر لیا ہے۔ اور کہا ہے کہ عملاً تین صوبے ایک طرف اور پنجاب اکیلا ایک طرف ہے صوبائی خود مختاری کے لئے اسمبلی کے اندر اور باہر مشترکہ جدوجہد کریں گے۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے اعلان سے صوبوں میں نفرتوں کے بیج بو دیئے گئے ہیں۔

قاضی حسین احمد امیر جماعت اسلامی نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم کے یکطرفہ اعلان سے سندھ اور سرحد میں احساس محرومی پیدا ہو گا۔

بلوچستان اسمبلی میں مسلم لیگ اور جمہوری وطن پارٹی کے ارکن نے وزیر اعلیٰ بلوچستان سردار اختر مینگل کے خلاف تحریک عدم اعتماد پیش کر دی ہے صوبائی اسمبلی کا اجلاس پیر کی صبح کو طلب کر لیا گیا ہے۔

ربوہ آئی کلینک
RABWAH EYE CLINIC
فون نمبر 211707
ماہر امراض چشم ڈاکٹر خالد تسلیم احمد ایم بی بی ایس۔ ایف آر سی ایس (ایڈنبرا) نے ربوہ میں پریکٹس شروع کر دی ہے کلینک جدید آلات سے آراستہ ہے۔
اوقات کار صبح 9 تا ایک بجے دوپہر
شام 5 تا 8 بجے شام
دارالصدر غربی ربوہ۔

برطانیہ میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت مکان کرایہ پر لینے کے لئے اور ہر قسم کے سفر کے انتظامات کے لئے رابطہ کریں۔
Oak Tree Business Management
Business and Management Consultants
249 Merton Road, London
S.W.18, 5E.B. Ph.3335670.

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فرج۔ فریزر۔ واشنگ مشین ٹی وی۔ گیزر۔ پنکھے۔ وی سی آر بھی دستیاب ہیں
رابطہ۔ انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

ہر قسم کی غیر ملکی کرنسی سے متعلق لین دین کا با اعتماد ادارہ
T. M. EXCHANGE
329-G PANORAMA CENTRE, THE MALL LAHORE (PAK)
TEL 6368656, 6368389, 6369064, 6303235
PLEASE CONTACT
AUSTRALIA DR. SHAHID CHOHAN Ph.2-93515108
CANADA USMAN MALIK Ph.416-663-1706
U.K. JEAN SHAW Ph.171-935-0911

انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس (ائرکنڈیشنڈ) ربوہ
S.P.M.F
3-MONTH SOFTWARE PROGRAME FOR MATRIC & F. A STUDENTS
I.C.C نے یہ کورس میٹرک' ایف اے' کے امتحانات سے فارغ طلباء/طالبات کیلئے خصوصی طور پر ترتیب دیا ہے۔ اور طلباء و طالبات کے کیریئر پلاننگ کیلئے انتہائی مفید ہے۔ داخلہ جاری ہے۔ فوری رابطہ کریں۔
رابطہ کیلئے:۔ ریلوے روڈ بالمقابل گلی یوٹیلٹی سٹور دار الرحمت شرقی ربوہ۔ فون 343

خوشخبری
آپ کی اور آپ کے بچوں کی صحت کا ضامن امریکہ سے در آمد شدہ
AQUA WATER FILTERS
جراثیم سے پاک قدرتی طور پر شفاف اور خوش ذائقہ منرل واٹر کا حصول اب کا سہل ... آپ کے اپنے گھر میں انتہائی مناسب قیمت میں ممکن ہے ... رابطہ کیجئے
ڈسٹری بیوٹرز
AQUA SAFE
... فون 211212 PP
سٹاکسٹس:۔
• خان سینیٹری ورکس اقصیٰ روڈ ربوہ 212831
• خالد سینیٹری ورکس کالج روڈ ربوہ 211225
• احسان جنرل سٹور گولبازار ربوہ 211006